سورۂ کہف اور فتنۂ دجّال

(از جناب مولانا ابوالحسن علی صاحب معلم دار العلوم ندوۃ العلماء)

سورۂ کہف کے متعلق احادیث میں آیا ہے کہ اسکی تلاوت دجال کے فتنہ سے محفوظ رکھیگی مسلم کے الفاظ ہیں۔

من حفظ عشر آیاتٍ من اول الکھف عصم من فتنة الدجال — جو ابتداء کہف کی دس آیتیں یاد کریگا وہ دجال کے فتنہ سے محفوظ رہیگا۔

شعبہ (ایک راوی) کی روایت میں "من آخر الکھف" ہے، ہمکو غور کرنا چاہیے کہ سورہ کے عام مضامین اور خصوصاً سورہ کی ابتدا و انتہا کو اس خاصیت اور تاثیر سے کیا ربط و مناسبت ہے؟ عام مفسرینؒ نے اس ربط و مناسبت کی طرف کوئی توجہ نہیں کی، امام نوویؒ شارح مسلم نے اس حدیث کے تحت میں اتنا لکھا ہے۔

قیل سبب ذالك ما فی اولھا من العجائب والآیات فمن تدبرھا لم یفتتن بالدجال وکذا فی آخرھا قولہ تعالیٰ۔ افحسب الذین کفروا ان یتخذوا عبادی من دونی اولیاء — اسکا سبب یہ بیان کیا گیا ہے کہ سورہ کی ابتدا میں اللہ تعالیٰ نے بہت سی عجیب باتیں اور اپنی قدرت کی نشانیاں بیان کی ہیں۔ جو ان پر غور کریگا وہ دجال کے فتنہ میں مبتلا نہ ہوگا، اسیطرح اس کے آخر میں یہ آیت افحسب الذین کفروا الخ

لیکن یہ مناسبت بہت دور کی ہے اور تکلف سے خالی نہیں، مگر اس سے معلوم ہوا کہ مناسبت تلاش کی جاسکتی ہے۔

میرے نزدیک ایک مناسبت تو یہ ہے (واللہ اعلم بالصواب) کہ سورہ کی ابتدا میں ایک دجال صفت بادشاہ اور چند اولوالعزم اور صاحبِ استقامت نوجوانوں کا قصہ بیان کیا گیا ہے۔ دجال کے متعلق احادیث میں آتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اسکو اپنے بندوں کے امتحان کیلیے بہت سے خصوصی اختیارات اور غیر معمولی قوتیں عطا فرمائیگا۔ وہ مار یگا اور جلائیگا۔ اسکے ہاتھ میں بندوں کا رزق ہوگا۔ اسکے حکم سے بارش ہوگی۔ اسکے پاس بہشت نما باغ ہوگا جسمیں وہ اپنے مقبول لوگوں کو داخل کریگا۔ جہنم نما آگ ہوگی جسمیں وہ اپنے منکر اور معتوب لوگوں کو جلائیگا۔ غور کیا جائے تو خود مختار اور مطلق العنان بادشاہوں کے ہاتھ میں بھی بہت سی دجالی قوتیں ہوتی ہیں۔ وہ بھی کبھی اسکا دعویٰ کرتے ہیں کہ ہم مارتے اور جلاتے ہیں۔

أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِي حَاجَّ إِبْرَاهِيمَ فِي رَبِّهِ أَنْ آتَاهُ اللَّهُ الْمُلْكَ إِذْ قَالَ إِبْرَاهِيمُ رَبِّيَ الَّذِي يُحْيِي وَيُمِيتُ قَالَ أَنَا أُحْيِي وَأُمِيتُ۔

تم نے اس شخص کو دیکھا جس نے ابراہیمؑ سے مناظرہ کیا تھا اس بنا پر کہ اللہ نے اسکو سلطنت عطا فرمائی تھی، جب ابراہیمؑ نے کہا کہ میرا رب وہ ہے جو زندہ کرتا اور مارتا ہے اس نے کہا میں بھی زندہ کرتا اور مارتا ہوں۔

ان کے ہاتھوں میں بھی اللہ کے حکم سے اسکے کچھ بندوں کا رزق ہوتا ہے۔ انکے پاس بھی ایک بہشت نما مقام ہوتا ہے جو کم ہمتوں کی جنت ہوتی ہے، جس میں ہر قسم کا عیش و لطف ہوتا ہے۔ وہ جن سے خوش ہوتے ہیں انکو اس "جنتِ شداد" میں داخل کر دیتے ہیں۔ کسیکو اپنا ندیم بنالیتے ہیں۔ کسیکو اپنا وزیر، کسیکو زر وجواہر سے مالا مال کردیتے ہیں، اور کسیکو کوئی منصب خطاب اور عہدہ دیکر نہال کردیتے ہیں۔ جن سے وہ ناخوش ہوتے ہیں انکے لیے دنیا کو جہنم بنا دیتے

اور زندگی کو عذاب جان۔ سولی پر چڑھا دیتے ہیں، یا جیلخانہ میں ڈال دیتے ہیں، جہاں وہ گھٹ گھٹ کر مر جاتا ہے۔ کسیکو وہ جہنم دکھا کر ڈراتے ہیں، اور کسیکو وہ اپنی خوشنودی کے "سبز باغ" دکھا کر پھسلاتے ہیں۔ جو اس طرح انکا تابع نہیں ہوتا وہ اسطرح انکا کلمہ پڑھنے لگتا ہے۔ انکی قہر کی نگاہ میں بھی جادو ہے کہ جس طرف اُٹھتی ہے بڑے بڑے شیر لومڑی بنجاتے ہیں۔ انکی مہر کی نگاہ میں بھی جادو ہے کہ جس پر پڑتی ہے اپنا دین و ایمان نذر کر دیتا ہے۔

ان "دجالوں" کے شعبدوں سے وہی لوگ بچ سکتے ہیں جو سلطنتوں اور بادشاہوں کی پرواہ نہ کریں، جو خزانوں کی طرف نظر اٹھا کر نہ دیکھیں، جو تخت و تاج، منصب و اعزاز کو پاؤں سے ٹھکرا دیں۔ اس ہمت و ایثار کی پوری مثال اصحابِ کہف تھے، جنہوں نے کسی قیمت پر اپنے ایمان کا سودا نہیں کیا، اور اسکے بدلے دنیا کی کوئی رشوت قبول نہیں کی، اور کسی جال میں انکا پاؤں نہیں اُلجھا۔ انکو اپنے عقیدہ سے پھیرنے کیلیے اور اپنا ہم خیال بنانے کیلیے بادشاہِ وقت نے کیا کیا ترکیبیں نہ کی ہونگی؟ انکو ڈرایا بھی ہوگا اور پھسلایا بھی ہوگا، جیلخانہ کے دروازے بھی کھول کر دکھائے ہونگے اور اپنی بہشت بریں کے پردے بھی اٹھا کر شوق دلایا ہوگا، انکو سولی اور پھانسی کی دھمکی بھی دی ہوگی اور عہدہ و جاگیر کا لالچ بھی دیا ہوگا، لیکن کوئی افسوں ان پر کارگر نہوا اور وہ یہی کہتے رہے،

رَبُّنَا رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ لَنْ نَّدْعُوَا مِنْ دُوْنِهٖٓ اِلٰهًا لَّقَدْ قُلْنَآ اِذًا شَطَطًا

ہمارا پروردگار تو وہی ہے جو آسمان و زمین کا پروردگار ہے ہم اسکے سوا کسی اور معبود کو ہرگز پکارنے والے نہیں، اگر ہم ایسا کریں تو یہ بڑی ہی بیجا بات ہوگی۔

مسلمانوں کو اُس دجالِ اکبر کے علاوہ جو احادیث کی پیشگوئیوں کے مطابق قیامت کے قریب ظاہر ہوگا بیشمار دجالوں کا مقابلہ کرنا ہوگا۔ یہ دجال مختلف بھیس میں آئینگے اور نئے نئے شعبدے دکھائینگے،

کبھی انکے پاس خزانہ ولشکر، منصب و اعزاز ہوگا، اور کبھی علم و فن۔ انکا مقابلہ کرنیکے لیے اور انکے فتنہ سے بچنے کیلیے اصحاب کہف کا سا ایمان اور استقامت چاہیے، اس سبق کو یاد رکھنے کیلیے مسلمانوں کو اس سورہ اور ان آیتوں کو دہراتے رہنے اور یاد کرنیکی ہدایت ہے۔

دوسری مناسبت یہ ہے کہ آخر زمانہ کی اکثر تجویزوں، تحریکوں اور کاموں میں ایک چیز بہت نمایاں ہوگی، اور وہ یہ کہ ان میں اول سے لیکر آخر تک دنیا ہی دنیا پیشِ نظر ہوگی۔ اٹھتے بیٹھتے اسیکا کلمہ پڑھا جائیگا، اور اسی کا گیت گایا جائیگا۔ خدا اور آخرت اس دائرہ سے بالکل خارج ہونگے۔ انکا نہ کوئی ذکر ہوگا نہ کوئی سوال۔ لوگ ان چیزوں کو بھولتے جائینگے۔ دنیا ہی کیلیے جیئینگے اور مرینگے۔ موجودہ تحریکوں پر غور کیجیے جنہوں نے مذہب کی جگہ لے لی ہے اور لاکھوں آدمیوں کا دین وایمان بنگئی ہیں، یعنی وطنیت، قومیت، سوشلزم وغیرہ۔ انکے لغت میں کہیں خدا اور آخرت کا نام بھی آتا ہے؟ انکے رہنماؤں اور کارکنوں کو کسی وقت انکا تصور بھی ہوتا ہے؟ دنیا میں کوئی چیز انکے ہاں خدا اور آخرت سے زیادہ مبغوض نہیں۔

سورۂ کہف میں اس رجحان کے خلاف سب سے زیادہ مواد ہے۔ آخر میں آتا ہے:

قُلْ هَلْ نُنَبِّئُكُم بِالْأَخْسَرِينَ أَعْمَالًا	کہو کیا ہم تمہیں وہ لوگ بتائیں جو اپنے اعمال
الَّذِينَ ضَلَّ سَعْيُهُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا	کے لحاظ سے سب سے زیادہ نقصان میں رہنے
وَهُمْ يَحْسَبُونَ أَنَّهُمْ يُحْسِنُونَ صُنْعًا	والے ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جنکی تمام کوششیں دنیا
أُولَٰئِكَ الَّذِينَ كَفَرُوا بِآيَاتِ رَبِّهِمْ وَلِقَائِهِ	کی زندگی ہی میں گم ہو کر رہ گئی ہیں اور وہ
فَحَبِطَتْ أَعْمَالُهُمْ فَلَا نُقِيمُ	سمجھتے ہیں کہ ہم خوب کر رہے ہیں۔ یہ وہ لوگ
لَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَزْنًا	ہیں جنہوں نے اپنے رب کی نشانیوں اور اس سے

ملاقات کا انکار کیا تو انکے عمل سب اکارت گئے اور قیامت کے دن ہم انکا کوئی وزن قائم نہیں کرینگے۔

وَهُمْ يَحْسَبُونَ أَنَّهُمْ يُحْسِنُونَ صُنْعًا (اور وہ (۲ ۷) سمجھتے ہیں کہ ہم بہت اچھا کام کر رہے ہیں) کسقدر ان لوگوں